ضلع خیبر میں تعدد ازواج کے مثبت و منفی اثرات کا علمی و شرعی جائزہ

Scientific and Shariah Evaluation of the Positive and Negative Effects of Polygamy in District Khyber

*مینا گل

**ڈاکٹر نجیب زادہ

Abstract

Remarriage is considered so abhorrent in the society that if a person remarries, women come to his house and offer condolences to his first wife. And dear relatives incite his first wife against her husband in various ways. And the first wife also not only spoils her peace and comfort of the house by various methods, but considers it her right to take all kinds of revenge on her husband for remarriage And in this way, due to their ignorance and lack of knowledge about religion and despite having understanding of certain religions, they make the whole family suffer in various problems. While remarrying without any reasonable excuse is not only permissible but also a recommended step in modern times.

The temptation of the West is to abolish the system of marriage and to promote obscenity. Our effort should be to promote polygamy and move beyond the "monogamy" system to "polygamy" which is being eradicated. And with its erasure, many good things are being erased and many harms are coming to the fore. Now the voice of women also started to be raised that polygamy should be promoted. In this article, the positive and negative effects of polygamy in Khyber district have been recorded

ضلع خیبر میں تعدد ازواج کے مثبت اثرات کا علمی و شرعی جائزہ

1۔ تنوع پسندی

* ایم فل سکالر، شعبہ اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور

** لیکچرر،، شعبہ اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور

مرد فطرتاً تنوع پسند پیدا کیا گیا ہے اور وہ یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کی ایک سے زائد بیویاں ہوں۔ علامہ

محمد حنیف ندویؒ اس فطری تقاضے کی وضاحت کرتے ہوئے یورپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

(مرد بالطبع تنوع پسند ہے او ریہی وجہ ہے کہ یورپ میں وحدتِ زوج کی سکیم کامیاب نہیں رہی)[1]

مرد کا رجحان تعدد ازواج کے حوالے سے شاہ ولی اللہ رقمطراز ہیں:

(فالاكثار من النِّسَاء شِيمَة الرِّجَال وَرُبمَا يحصل بِهِ المباهاة، فَقدر الشَّارِع بِأَرْبَع)[2]

(پس زیادہ عورتیں رکھنا آدمیوں کی طبیعت ہے، اور بعض اوقات یہ اظہارِ فخر کے لئے ہوتا ہے، چنانچہ شارع نے اسے چار تک محدود کر دیا۔)

2۔خارجی محرکات

خواتین اپنی گھروں تک محدود رہتی ہیں جبکہ مرد معاشرے میں گھومتا رہتا ہے تو اس کی شہوانی خواہشات بنسبت خواتین کے زیادہ ہو سکتے ہیں ۔ اس لیے مرد پر خارجی محرکات اثر انداز ہوتے ہیں تو ایک بیوی اس کے لیے ناکافی ہوجاتی ہے۔اس حوالے سے مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں:

(ایک طرف مغرب کی اندھی تقلید کرتے ہوئے فحش لٹریچر، عریاں تصاویر، شہوانی موسیقی اور ہیجان انگیز فلموں کو اسلامی ممالک میں لایا جارہا ہے، جو لوگوں کے صنفی جذبات کو ہر لمحہ بھڑکاتا رہتا ہے۔ دوسری طرف مخلوط تعلیم کو رواج دیا جارہاہے اور روز بروز عورتوں کو ملازمتوں میں کھینچا جا رہاہے اور بنی سنوری عورتوں کے ساتھ مردوں کے اختلاط کے مواقع بڑھتے جارہے ہیں۔ اب تعددِ ازواج پر ایسی پابندیاں لگانا شروع کر دی ہیں جن سے وہ عملاً ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہو جاتا ہے۔)[3]

عصرِ حاضر کے حالات کو دیکھتے ہوئے یہ عیاں ہوتا کہ ہر مرد و عورت کے نفوس کو بڑھکایا جا رہا ہے اور اسے ایک شادی تک محدود رکھ دیا گیا، حالانکہ موجودہ دور میں نفسانی خواہشات میں شدت پیدا کرنے والے محرکات

کی وجہ سے مرد کو ایک سے زائد شادیوں کی ضرورت ہے۔

3۔ تحفظِ عصمت

حیاء اسلام کی ایک شاخ ہے اور شریعتِ اسلام ہمیں عصمت وعفت کی حفاظت کی تلقین کرتا ہے اور

پاک دامنی کا واحد ذریعہ نکاح ہے۔ بسا اوقات عورت خاص وجوہات کی بناء پر تسکین کی وجہ نہیں بن سکتی، تب مرد کی عصمت و عفت کا واحد ذریعہ تعددِ ازواج ہے۔علامہ ابن قیم الجوزیہؒ فرماتے ہیں:

(ثُمَّ مِنْ النَّاسِ مَنْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ سُلْطَانُ هَذِهِ الشَّهْوَةِ فَلَا تَنْدَفِعُ حَاجَتُهُ بِوَاحِدَةٍ، فَأَطْلَقَ لَهُ ثَانِيَةً وَثَالِثَةً وَرَابِعَةً)[4]

(پھر لوگوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جن پر اس شہوت کا غلبہ چھا جاتا ہے، تو ان کی ضرورت ایک بیوی سے پوری نہیں ہوتی تو اس کیلئے دوسری اور تیسری اور چوتھی بیوی کرنے کی اجازت ہے ۔)

اس حوالے سے شاہ ولی اللہ ؒ لکھتے ہیں:

(وَلَا يُمكن أَن يضيق فِي ذَلِك كل تضييق، (أي الا قتصار على زوجة واحدة) فَإِن من النَّاس من لَا يحصنه فرج وَاحِد)[5]

(اور یہ ممکن نہیں کہ اس معاملے میں مکمل تنگی کی جائے (یعنی ایک ہی بیوی کا قانون رکھا جائے) یقینا لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی عصمت کے تحفظ کے لئے ایک بیوی ناکافی ہے ۔)

4۔ مردانہ برتری کا تقاضا

اللہ رب العزت نے مرد کو عورت پر بہت سے معاملات میں برتری عطا فرمائی ہے۔ وراثت میں مرد کو عورت کے عوض دوگنا حصہ دیا ہے۔مرد گواہی میں بھی عورت سے قوی ہے۔مرد کو امیر و حکومت وامامت کا اہل گردانا گیا ہے۔ عقیقہ میں بیٹی کا ایک جبکہ بیٹے کے ذمہ سے دو جان قربانی کیا جاتا ہے، علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ تعدد ازواج کا معاملہ بھی ایسا یہی ہے:

(فكان من تفضيله الذكر على الأنثى أن خص بجواز نكاح أكثر من واحدة)[6]

(مذکر کی موئنث پر فضیلت میں سے ہی یہ معاملہ بھی ہے کہ مرد کو ایک
سے زیادہ نکاح کرنے کی خصوصیت حاصل ہے۔)

مزید اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں کہ :

(اللہ نے مردوں کو نبوت ورسالت، خلافت وامارت، حکومت وجہاد کے
ساتھ ساتھ عورت پر قوام بناکر فضیلت دی ہے، اور مرد اِن کٹھن امور کی
انجام دہی کے لئے زبردست محنت کرتا ہے جب کہ عورت صرف گھر میں
سکون کے ساتھ رہتی ہے تو مردوں کا حق ہے کہ ان کی دل لگی کے لئے اگر
ایک سے زائد عورتوں کی ضرورت ہو تو پوری ہو۔)[7]

ماحاصل یہ کہ رب کریم نے مرد کو یہ فضیلت عطا کی ہے اور وہ جسے چاہے برتری عطا فرمادے۔

5۔ کثرتِ نسل

اُمت ِ محمدیہ کی کثرت پر قیامت کے روز نبی کریم ﷺ فخر کریں گے اور یہ امت سب سے بڑی امت ہو گی۔ امت میں اضافے کی فکر کی ہمیں تلقین کی گئی ہے اور نکاح کے لیے زیادہ اولاد پیدا کرنے والی خواتین کے انتخاب کا فرمان بھی ملا ہے۔ جس کی ایک بیوی ہو اس شخص کی بنسبت چار بیویوں کے شوہر کی اولاد چار گنا زیادہ ہو گی۔ کثرتِ ازواج کا ایک اہم مقصد علامہ ابن قیم الجوزیہؒ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے:

(وأيضا ففي التوسعة للرجل يكثر النسل الذي هو من أهم مقاصد النكاح)[8]

(اسی طرح زیادہ شادیاں کرنے سے آدمی کی نسل کثرت سے ہوتی ہے جو
کہ نکاح کے اہم مقاصد سے ہے۔)

شاہ ولی اللہ کے الفاظ اس ضمن میں ملاحظہ فرمایئے:

(وَأعظم الْمَقَاصِد التناسل، وَالرجل يَكْفِي لتلقيح عدد كثير من النِّسَاء)[9]

(اور نکاح کے مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد نسل بڑھانا ہے 'اور ایک
آدمی بہت زیادہ عورتوں کو بار آور کرنے کے لئے کافی ہے۔)

کئی عورتوں کو صرف ایک پال سکتا ہے اور سنبھال بھی سکتا ہے۔ ایک ڈاکٹر رقمطراز ہیں کہ:

(مرد کے مادہ منویہ میں کروڑوں زندہ حیوانی خلئے، کرم منی ہوتے ہیں جن
میں سے صرف ایک حیوانی خلیہ cell بیضے کے ساتھ ملتا ہے۔)[10]

قرآن حکیم میں عورت کو کھیت سے تشبیہ دی ہےاور کسی کھیت میں بیک وقت ایک ہی تخم ڈالا جا سکتا ہے جبکہ مرد کے پاس اس کی کثرت ہے وہ ایک سے زائد کھیتوں میں تخم ڈال سکتا ہے۔ بقولِ محمد حنیف ندویؒ ہم اس یہ
نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ:

(عورت ایک آلہ تولید ہے جس کی کثرت میں کوئی مضائقہ نہیں۔)[11]

لیکن ضلع خیبر میں اس نیت سے دوسری شادی نہیں کی جاتی بلکہ خاندان میں اپنی قوت مضبوط کرنے کے لیے دوسری شادی کی جاتی ہے تاکہ نرینہ اولاد ہو جو مضبوطی اور طاقت تصور کی جاتی ہے۔

6۔ تمدنی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے مرد کو کثرتِ ازواج کا بار اُٹھانے کا اہل بنایا ہے۔یہ صرف اس کی ذاتی مفاد تک نہیں بلکہ بسا اوقات تمدنی ضرورت بھی ہوتی ہے ۔ اگر قرآنی تعلیمات کو بنظرِ غائر دیکھا جائے تو معاشرے میں یتامیٰ اور بیواؤں کو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر وہ عورتیں ہو تو ان سے نکاح کرکے ان کو ہر لحاظ سے مضبوط بنایا جا سکتا تھا اور ان کی فلاح و بہبود کی جا سکتی ہے۔سورۃ النسآء آیت نمبر کے ضمن میں امین احسن اصلاحیؒ رقمطراز ہیں:

(اس آیت میں معاشرتی مصلحت میں فائدہ اٹھانے کی طرف رہنمائی فرمائی
گئی ہے، لیکن یہ مصلحت صرف یتیموں کی نہیں بلکہ اور بھی مصلحت ہو سکتی
ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ اس سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت ہو۔)[12]

مسلمانوں میں جہاد تا قیامت جاری و ساری رہے گا (ان شاء اللہ) ۔ اگر جہاد میں شہداء کی تعداد بڑھنے لگے تو یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کے لئے تعددِ ازواج پر عمل ناگزیر ہوجاتاہے پھر اس جواز کی افادیت بھی قیامت تک جاری رہے گی۔علامہ محمد حنیف ندوی اس کے جواز کے بڑے بڑے فائدے ایک مثال سے یوں بیان کرتے ہیں:

(ملکی حالات بعض دفعہ مجبور کر دیتے ہیں کہ کثرتِ ازواج کی رسم کو جاری کیا جائے۔ جیسے یورپ میں جنگِ عظیم کے بعد۔ کیا ان حقائق کی روشنی میں کثرتِ ازدواج کی اجازت نہ دینا انسانیت پر بہت بڑا ظلم نہیں...؟)[13]

الغرض نسل انسانی کے بقا کے لئے کثرتِ نکاح کرنا از حد ضروری ہو جاتا ہے۔

7۔انقلابی تدبیر

یہاں مثبت اثرات میں انقلابی تدبیر کو بیان کرنے کے لیے ان علاقوں اور ممالک کے حوالے بات کی جا رہی ہے جہاں پر مسلمان اقلیت میں ہے۔ ان کے لیے کثرت ازواج کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جہاں پر مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں اکثریت میں تبدیل ہو جائیں گے اور یہ بڑی تبدیلی صرف چند دہائیوں میں عین ممکن ہے۔اس
لیے علامہ حنیف ندوی ؒ لکھتے ہیں:

(ہندوستان میں اگر مسلمان کثرتِ ازدواج پر عمل کرنے لگیں تو صرف پچاس سال کے بعد اقلیت بغیر کسی تبلیغ کے مبدل بہ اکثریت ہو جائے۔)[14]

اصل میں کفار اور اسلام سے ڈرنے والے لوگوں کو یہی خطرہ لاحق ہے اس لیے وہ تعدد ازدواج سے لوگوں کو منحرف کرا رہے ہیں۔اسی ڈر سے مسلم ممالک کے قوانین میں بھی اس پر پابندی لگادی گئی ہے تاکہ مسلمان تعداد کے لحاظ سے بڑھے نہ۔کسی نہ کسی بہانے اور نعروں سے مسلمانوں کو ورغلایاجا رہا ہے۔ مال کی کمی کی خوف سے اولاد پیدا نہ کرنا یا نکاح نہ کرنا ایسی ہی سوچ ہے جس سے اسلامی شریعت کے پاکیزہ قوانین کی پامالی ہو رہی ہے۔

اگر کسی ملک میں تعدد ازواج پر پابندی ہے تو وہاں پر عورتیں بدفعلی کی راہ پر گامزن ہے اور مرد منہ ماری کر رہے ہیں اور یورپ و مغربی ممالک اس کی بہترین امثال ہیں جہاں پر ناجائز تعلقات کثرت سے بڑھ رہے ہیں۔ اگر کوئی نفسانی خواہشات میں ڈوبا ہوا ہے تو کثرتِ ازواج ہی اسے بچا سکتی ہے۔ اس حقیقت کو مولانا مودودیؒ یوں بیان فرماتے ہیں:

(بعض حالات میں یہ چیز ایک تمدنی اور اخلاقی ضرورت بن جاتی ہے۔ اگر اس کی اجازت نہ ہو تو پھر وہ لوگ جو ایک عورت پر قانع نہیں ہوسکتے، حصارِ

نکاح سے باہر صنفی بد امنی پھیلانے لگے جاتے ہیں جس کے نقصانات تمدن و اخلاق کے لئے اس سے بہت زیادہ ہیں جو تعددِ ازواج سے پہنچ سکتے ہیں۔)[15]

ضلع خیبر میں تعدد ازواج کے منفی اثرات کا علمی و شرعی جائزہ

عصر حاضر میں تعدد ازواج کے حوالے سے مرد، عورت یا اولاد کو کسی نہ کسی صورت میں اثرانداز کرنے والے منفی اثرات درجہ ذیل ہیں:

1. بے انصافی
2. حسد
3. ضد و عناد
4. ظلم
5. بے چینی و بے سکونی
6. احساسِ کمتری
7. تنگ دستی
8. گھریلو تنازعات

1۔ بے انصافی

یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مرد شادی کے بعد بے انصافی سے کام لیتا ہے وہ دوسری عورت کو گھر میں عادی کرنے کے لیے پہلی بیوی سے زیادہ وقت دیتا ہے جو پہلی بیوی کے ساتھ بے انصافی ہے۔ اس میں ایک اور بات یہ نظر آئی کہ مرد پھر بہتر چیزیں دوسری بیوی کے لیے لاتا ہے کیونکہ وہ نئی نویلی دلہن ہوتی ہے۔

بیویوں کے ساتھ عدل و انصاف قرآن و حدیث کی روشنی میں نفقہ، سکنیٰ و شب باشی ، تحفہ و تحائف اور لباس میں رکھنا چاہیئے۔نفقہ ایک اسلامی اصطلاح ہے جس سے مراد بیوی کے تمام تر اخراجات جن کی ضرورت ایک عورت کو اپنی روزمرہ زندگی میں پیش آتی ہے۔ نکاح کے ساتھ ہی یہ شوہر پر ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اہل و عیال پر خرچ کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ، دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ»[16]

ترجمہ: (ایک اشرفی تم نے اللہ کی راہ میں دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے میں دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والوں پر خرچ کی تو ثواب کی رُو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے گھر والوں پر خرچ کی۔)

بیویوں کے ساتھ بے انصافی کرنے کے حوالے سے شریعتِ محمدی ﷺ میں کافی وعیدیں وارد ہوئیں

ہیں جیسا کہ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

«إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ القِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ»[17]

(جس شخص کے نکاح میں (ایک سے زائد مثلاً) دو بیویاں ہوں، اور وہ ان دونوں کے درمیان عدل و برابری نہ کرے، تو قیامت کے دن (میدانِ محشر میں) اس طرح سے آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ ساقط ہو گا۔)

اسی بے انصافی سے معاشرے کے حسن بگڑ جاتا ہے اور اولاد ایسے طرز عمل سیکھ جاتی ہے کہ بعد میں شرمندگی کا باعث بنتی ہے۔

2۔ حسد

عصر حاضر میں تعدد ازواج سے جنم لینے والی ایک خطرناک بیماری حسد پیدا ہوتی ہے۔ یہ عورتوں میں فطرتاً موجود ہوتی ہے۔ اگر کسی عورت کے سامنے اس کے سوکن کا نام لیا جائے تو وہ ایسے ہی آگ بگولہ ہو جائے گی۔ اسی طرح عورتوں کے باہمی حسد سے مرد انصاف نہیں رکھ پاتا اور وہ پھر ایسا قدم اُٹھانے پر مجبور ہو جاتا ہے جو انصاف کے منافی ہوتا ہے۔

حسد دل کی بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حاسد کے حسد سے بچنے کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴾[18]

ترجمہ (تم کہو میں پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے حسد سے جب وہ حسد کرے۔)

اس آیت مبارکہ میں اللہ ربّ العزت نے حسد کرنے والوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حسد کتنا سنگین جرم ہے بعض مفسرین کرام نے حسد کو جادو سے بھی بدتر جرم قرار دیا ہے کیونکہ سورۃ فلق میں عام شروں کے بعد حسد کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا ہے۔

﴿وَٱتلُ عَلَيهِم نَبَأَ ٱبنَي ءَادَمَ بِٱلحَقِّ إِذ قَرَّبَا قُربَانا فَتُقُبِّلَ مِن أَحَدِهِمَا وَلَم يُتَقَبَّل مِنَ ٱلأَخَرِ قَالَ لَأَقتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ ٱللَّهُ مِنَ ٱلمُتَّقِينَ﴾[19]

ترجمہ:(اور آپ ان پر آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی خبر حق کے ساتھ تلاوت کیجیے جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ایک کی قربانی قبول کی گئی، اس دوسرے نے کہا، میں تجھ کو ضرور قتل کر دوں گا۔اس نے کہا اللہ صرف متقین لوگوں سے قبول فرماتا ہے۔)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حسد بہت سنگین نفسانی مرض ہے۔ اس حسد کی وجہ سے قابیل نے ہابیل کے

ساتھ خونی رشتے کا لحاظ نہیں کیا اور اپنے سگے بھائی کو قتل ہی کر ڈالتا ہے۔20

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی حسد کرنے سے منع فرمایا ہے کہ:

«إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ»[21]

ترجمہ:(تم حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔)

اسی طرح انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« وَلاَ تَحَاسَدُوا »[22]

ترجمہ:(اور حسد نہ کرو)

مذکورہ بالا شرعی نصوص سے ثابت ہوتا ہے کہ حسد نیکیاں زائل کر دیتا ہے اس لیے ایسے رشتوں حسد کی بجائے محبت قائم کی جائے تاکہ معاشرہ اسلامی اور جنت نظیر بن جائے۔

3۔ ضد و عناد

اس تحقیق سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ سوکن آپس میں کپڑوں، اولاد کے حوالے سے خرچ، رہن سہن اور مختلف کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ ضد و عناد کا دامن گیر رہتی ہے۔ کبھی بھی ایک دوسرے کا سہارا نہیں بنتی۔ بس ضد و عناد کی وجہ سے مرد کی ذہنیت کو فضول سوچوں اور کاموں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

4۔ ظلم

اسلام نے ایک سے زائد شادیاں تب ہی جائز قرار دی گئی ہیں جب عدل قائم رکھنے کی طاقت ہو ۔ اور اگر کوئی عدل قائم نہ رکھ سے تو اس صورت میں اس سے ظلم ہو گا۔ اس حوالے سے فقہاء نے اس کو کراہت میں ذکر کیا

ہے اور کہا ہے کہ اگر ظلم کا اندیشہ ہو تو پھر نکاح مکروہِ تحریمی ہو گا۔[23]

عصرِ حاضر میں کثرت ازواج میں انصاف قائم رکھنا انتہائی مشکل ہے۔ اگر یہ کوئی بندہ انصاف رکھنا چاہئے تو یہ عورتیں ظلم پر مجبور کرتی ہیں۔اگر ان کے ساتھ کوئی اچھا سلوک کرو تب بھی ناشکری اور ناخوش ہوتی ہے۔یہ خواتین پر منفی اثر رکھتا ہے ۔

حکایت

ایک انتہائی بزرگ بندہ تھا۔ اس کی دو بیویاں تھیں۔ وہ ان دونوں میں انتہائی انصاف رکھتا تھا۔ہوا یوں کہ دونوں بیویاں ایک ساتھ فوت ہوئیں۔ اس بزرگ بندے نے دونوں نے کے ایک جیسے کفن، چارپائی وغیرہ سب کچھ تیار کیا۔ پھر جب دیکھا کہ گھر کا دروازہ تو ایک ہے تو جلدی دوسرے دروازے کا بھی بندوبست کر لیا اور گھر سے جنازہ بیک وقت اک ساتھ دو دروازوں سے نکالا۔ یہ شخص مطمئن تھا کہ میں نے ظلم نہیں کیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک بیوی ناراض ہے۔ جب اس سے ناراضگی کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میرا جنازہ پرانے دروازے سے نکالا اور اس دوسری کے لیے نیادروازہ بنایا۔

اس حکایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اکثر جگہوں پر عورتیں ہی ظلم کی وجہ ہوتیں ہیں کیونکہ وہ بے جا باتوں پر اکڑ جاتی ہیں۔

5۔ بے چینی و بے سکونی

عصر حاضر میں شوہر کی دوسری شادی سوائے ایک عورت کے لیے نہیں بلکہ اولاد کے بھی بے چینی اور بے سکونی کا سبب بنتی ہے۔اس تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اکثر اولاد اپنے والد سے دوسری شادی کی وجہ سے دل برداشتہ ہو کر بے چینی کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ حتیٰ کہ بعض لڑکیاں کسی بھی مرد پر اعتبار کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ اسی طرح دوسری شادی عصر حاضر میں ایک عورت کی پاگل پن کی وجہ بنتی ہے۔

دوسری شادی کرنا کوئی عیب نہیں یہ سنت ہے۔ اگر کوئی مرد انصاف اور عدل قائم رکھ سکتا ہے تو اس کی بیوی کو چاہئے کہ اس کے لیے دوسری شادی کرائے۔ جبکہ موجودہ دور میں دوسری شادی کرنے کے بعد ایک عورت ذہنی مفلوج ہو جاتی ہے۔

6۔ احساسِ کمتری

عصرِ حاضر میں تعدد ازواج سے عورتیں اور اولاد احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ سوچتی ہے کہ

اس کی محبت تقسیم ہو گئی۔ وہ شخص جو پورا وقت دیتا تھا وہ تقسیم ہو گیا۔ اس کا مال تقسیم ہو گیا۔ یہ تمام تر حالات جب سامنے آتے ہیں تو وہ احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتی ہے۔ اسی طرح شوہر دوسری شادی کے بعد زیادہ وقت دوسری بیوی کو دیتا ہے اس سے بھی پہلی بیوی احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اولاد اپنی والد کے اس فعل پر بسا اوقات سزا بھی دے دیتی ہے۔ اگر اولاد سزا نہیں دے پاتی تو

اپنا رویہ اپنے ہی والد کے ساتھ تبدیل کر دیتی ہے اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں کہ ہمارے والد ہمارے ساتھ نہیں۔

جبکہ شریعتِ اسلامیہ میں ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرکے ان کو احساسِ کمتری سے نکالا جا سکتا ہے۔

7۔ تنگ دستی

اس تحقیق سے یہ منفی اثر بھی رونما ہوا ہے کہ شوہر کی ایک بیوی کو وہ اچھی طرح پالتا ہے۔ جب دو بیویاں ہو جاتی ہے تو پھر اتنی رقم نہیں ملتی جو اسے تشویش میں ڈال دیتے ہے کیونکہ مال میں کمی آ جاتی

ہے اور یہ فطرتاً ہوتا ہے۔ اگر دیگر معاملات ٹھیک نہ ہو تو پھر تو ضرور نکاحِ ثانیہ کے فوائد نہیں ملیں گے جو احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔اسی طرح اولاد کو بھی تنگ دستی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ہر اولاد یہ سوچتی ہے کہ اگر ہم موجود ہیں تو اب دوسری بیوی اور ان کی اولاد کے اخراجات بھی والد کو ہی برداشت کرنے ہوں گے اور یہی کینہ وبغض تنگ دستی کا باعث بنتی ہے۔

8۔ گھریلو تنازعات

عصرِ حاضر میں تعدد ازواج سے گھریلو تنازعات بھی جنم لیتے ہیں اور بعض گھرانوں میں ایسے مرد کو بے دخل کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ سب کچھ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا﴾[24]

ترجمہ: (میرے (مؤمن) بندوں سے کہہ دو کہ وہی بات کہا کریں جو بہترین ہو۔ درحقیقت شیطان لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔ شیطان یقینی طور پر انسان کا کھلا دشمن ہے۔)

اسلام ہمیں محبت، امن واماں کا درس دیتا ہے۔اگر سوکن آپس میں لڑ پڑیں تو شوہر کو ان کے درمیان صلح کرانی چاہیئے۔ یا شوہر ایک بیوی سے جھگڑا کرے تو اسلامی شریعت ہمیں صلح کرانے کے احکامات صادر فرماتا ہے۔

چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾[25]

ترجمہ:(اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔)

آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾[26]

ترجمہ: (حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، اس لیے اپنے دو بھائیوں کے درمیان تعلقات اچھے بناؤ، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہارے ساتھ رحمت کا معاملہ کیا جائے۔)

سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾[27]

ترجمہ: (اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے، اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر سے کام لو، یقین رکھو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔)

عصرِ حاضر میں تعدد ازواج کے پیدا ہونے والے منفی اثرات کی کمی صرف شریعتِ اسلامیہ پر پابند ہو کر ہی کی جا سکتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ایک حکم دیا ہو، اور نبی کریم ﷺ نے اسے اپنایا ہو تو ضرور بضرور اس میں امت کے لیے خیر ہی ہو گا۔ اگر ہمیں کسی سنت سے بگاڑ یا منفی اثرات مل رہے ہوں تو ضرور اس میں ہم ہی نے خرابی پیدا کی ہو گی۔

خلاصۂ تحقیق

مسلمان چونکہ عرصۂ دراز تک مغلوب رہے بلکہ اب بھی ذہنی اور نظریاتی مغلوب ہیں اور ان کا کافی عرصہ ہندوؤں کے ساتھ گزرا ہے اس لیے برصغیر کے مسلمان کثرتِ ازواج کو معیوب سمجھتے ہیں اور اسی مغلوبیت، ہندوؤں کے ساتھ رہائش کے اثر کی وجہ سے کثرتِ ازواج جیسی سنت کے برے اثرات آئے روز دیکھنے اور سننے کو ملتے ہیں۔ ہمارے معاشرے کے ہزاروں گھروں میں عورتوں پر نکاح کا بہترین وقت گزر چکا ہے۔ ہمارے معاشرے میں استطاعت اور عدل قائم رکھنے والے لوگ بھی موجود ہیں لیکن اسلام کی اس بہترین سنت اور اس کے جملہ برکات سے محروم ہیں کیونکہ ہمیں یہ سنت کی بنسبت اپنی معاشرت و معیشت کی بربادی لگتی ہے۔ آج بھی اگر ایک سے زائد نکاح کی ترویج کے لیے عملی اقدام اٹھائے جائیں تو اس میں مردوں کی نسبت خود خواتین کا فائدہ زیادہ ہے۔ نکاح کے ذریعے انہیں معاشرے میں باعزت مقام اور چاردیواری کا تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف مرد میں جو فطری خواہش رکھی گئی اس کی تسکین

کا فطری اور باعزت طریقہ بھی یہی ہے کہ ایک سے زیادہ نکاح کو عام کیا جائے اور مطلقہ اور بیوہ خواتین کو جلد از جلد رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا جائے خواہ وہ عمر کے کسی بھی حصے میں ہو۔

آج معاشرے میں عقد ثانی کو اس قدر قابل نفرت سمجھا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص عقد ثانی کرلے تو خواتین اس کے گھر آکر اسکی پہلی بیوی سے تعزیت کرتیں ہیں۔ اور عزیز واقارب اس کی پہلی بیوی کو طرح طرح سے خاوند کے خلاف برانگیختہ کرتے ہیں۔ اور پہلی بیوی بھی مختلف حربوں سے نہ صرف اپنا سکون اور گھر کی راحت کو غارت کرتی ہے بلکہ خاوند کے نکاح ثانی کرنے پر اس کے ساتھ ہر قسم کی انتقامی کاروائی کو اپنا حق سمجھتی ہے۔ اور یوں اپنی نادانی و دین سے ناواقفیت کی بناء پر اور بعض دین کی سمجھ بوجھ رکھنے کے باوجود بھی خاندان بھرکو طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا کردیتی ہیں۔ جبکہ کسی معقول عذر کے بغیر بھی عقد ثانی کرنا شرعاً نہ صرف جائز بلکہ دور حاضر میں ایک مستحسن قدم ہے۔

شرعی اصول یہ ہے کہ جب کسی مباح کو اس کے شریعی درجے سے زیادہ حیثیت دیتے ہوئے فرض یا واجب سمجھا جانے لگے۔ تو اسکی حیثیت واضح ہونے تک اس پر عمل چھوڑ دینا ضروری ہوجاتا ہے۔ اس کے برعکس جب کسی سنت یا مستحب عمل کو متروک یا معیوب سمجھاجانے لگے۔ تو اس خرابی کی اصلاح کے لیے اس پر لکھنا اور بولنا یا عمل کرکے دکھانا ضروری ہوجاتا ہے۔

فتنہ زدہ مغرب کی کوشش ہے کہ نظام ازدواج کو ختم کیا جائے اور فحاشی کو فروغ دیا جائے۔ ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ ایک سے زائد نکاح کو رواج دے اور" یک زوجگی" نظام سے آگے بڑھ کر" کثیر الازواجی" عرف کو فروغ دے جو مٹا جارہا ہے۔ اور اسکے مٹنے سے بہت سے بھلائیاں مٹتی چلی جارہی ہیں اور کئی نقصانات سامنے آرہے ہیں۔ اب تو خواتین کی طرف سے بھی یہ آواز اٹھنا شروع ہوگئی کہ ایک سے زائد نکاح کو فروغ دیا جائے۔

ان تمام گزارشات کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص خواہ اس کے حالات کیسے بھی ہو۔ وہ نکاح ثانی کے لیے اُٹھ کھڑا ہو۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ اس شرعی حکم کے بارے میں جو اجنبیت ہمارے ذہنوں میں پیدا ہوچکی ہے۔ وہ ختم ہو اور ہمارے اسلام کی معتدل تعلیمات پر گامزن ہو۔ اور ہمارا معاشرہ اسی تہذیب وتمدن کی عکاسی کرے جو صحابہ کرام ؓ کے مبارک دور میں موجود تھا۔ اور یہ وہی دور ہے جو تاقیامت مسلمانوں کے لیے مینار نور اور دنیا و آخرت کی نجات کے لیے بہترین نمونہ ہے

حواشی و حوالہ جات

1 ندوی، محمد حنیف، تفسیر سراج البیان فی تفسیر القرآن، ملک سراج دین پبلشرز، لاہور، بلاسن، ج1، ص182۔

2 دہلوی، شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، دار الجیل، بیروت، 1426ھ، 2005ء، مبحث فی صفۃ النکاح (المحرمات) ج2، ص205۔

3 مودودی، ابو الاعلیٰ، مسئلہ تعدد ازدواج، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، لاہور، بلاسن، ص32۔

4 ابن قیم الجوزیہ، شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب، اعلام الموقعین عن رب العالمین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1411ھ، 1991ء، باب فصل الحکمۃ فی قصر الزوجات، ج2، ص64۔

5 حجۃ اللہ البالغہ، مبحث فی صفۃ النکاح (المحرمات) ج2، ص205۔

6 ابن قیم الجوزیہ، شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب، بدائع الفوائد، دار الکتاب العربی، بیروت، بلاسن، ج4، ص41۔

7 اعلام الموقعین عن رب العالمین، باب فصل الحکمۃ فی قصر الزوجات، ج2، ص64۔

8 بدائع الفوائد، ج4، ص41۔

9 حجۃ اللہ البالغہ، مبحث فی صفۃ النکاح (المحرمات) ج2، ص205۔

10 محمد آفتاب خان، قرآن حکیم اور علم الجنین، ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی، لاہور، بلاسن، ص55۔

11 تفسیر سراج البیان فی تفسیر القرآن، ج1، ص182۔

12 اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، 1430ھ، 2009ء، ج2، ص253، تحت سورۃ النسآء آیت 3، 4۔

13 تفسیر سراج البیان فی تفسیر القرآن، ج1، ص182۔

14 ایضاً

15 مودودی، ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، 2005ء، ج1، ص321، تحت سورۃ النسآء آیت 3، 4۔

16 النیشاپوری، ابو الحسین، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، بلاسن، كِتَاب الزَّكَاةِ، باب فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَإِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ، ج2، ص691، رقم الحدیث: 994۔

17 ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر، 1395ھ، 1975ء، کتاب النکاح عن رسول اللہ ﷺ، باب مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ، ج3، ص439، رقم الحدیث: 1141۔

18 سورۃ الفلق: 5۔

19 سورۃ المائدۃ: 27۔

20 آلوسی، شہاب الدین محمود بن عبد اللہ، روح المعانی فی تفسیر القرآن الکریم فی السبع المثانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ، سورۃ المائدہ تحت الایۃ 27، ج3، ص281۔

21 السجستانی، ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، مکتبۃ العصریہ، صیدا، بیروت، بلاسن، كِتَاب الْأَدَبِ، باب فِي الْحَسَدِ، ج4، ص276، رقم الحدیث: 4903۔

22 البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ، كِتَاب الْأَدَبِ، بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ، ج8، ص19، رقم الحدیث: 6065۔

23 الاختیار لتعلیل المختار، ج3، ص82۔ شامی، ج2، ص261۔ بدائع الصنائع، ج2، ص229۔

24 سورۃ الاسراء: 53۔

25 سورۃ الحجرات:9۔

26 سورۃ الحجرات:10۔

27 سورۃ الانفال:46۔